تمام مکاتب فکر کے ۳۱ سرکردہ علماء کرام
کے طے کردہ ۲۲ متفقہ دستوری نکات

اسلامی مملکت کے بنیادی اصول

(یعنی ۲۲ متفقہ نکات) جنہیں

پاکستان کے تمام اسلامی مکاتب فکر کے جید اور معتمد علماء کرام نے اپنے اجتماع منعقدہ کراچی بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، جنوری ۱۹۵۱ء زیر صدارت مفکر اسلام مولانا سید سلیمان ندوی رحمتہ اللہ علیہ اتفاق رائے سے طے کیا۔

اسلامی مملکت کے دستور میں حسب ذیل اصول کی تصریح لازمی ہے۔

۱ .... اصل حاکم تشریعی و تکوینی حیثیت سے اللہ رب العالمین ہے۔

۲ .... ملک کا قانون کتاب و سنت پر مبنی ہو گا، اور کوئی ایسا اصول نہ بنایا جاسکے گا، نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جا سکے گا، جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

(تشریحی نوٹ) اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں، جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

۳ .... مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں، بلکہ ان اصول و مقاصد پر مبنی ہو گی جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطہ حیات ہے۔

اسلامی مملکت کا یہ فرض ہو گا کہ قرآن و سنت کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرے منکرات کو مٹائے اور شعائر اسلام کے احیاء و اعلاء اور مسلمہ اسلامی فرقوں کے لئے ان کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

۵ .... اسلامی مملکت کا یہ فرض ہو گا کہ وہ مسلمانان عالم کے رشتہ اتحاد و اخوت کو قوی سے قوی تر کرنے اور ریاست کے مسلم باشندوں کے درمیان عصبیت جاہلیہ کی بنیادوں پر نسلی، لسانی، علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استحکام کا انتظام کرے۔

۶ .... مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کو لابدی انسانی ضروریات یعنی غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہو گی۔ جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں یا نہ رہے ہوں، یا عارضی طور پر بے روزگاری،

بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعی اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

۷ .... باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ یعنی حدود و قانون کے اندر تحفظ جان و مال و آبرو' آزادی مذہب و مسلک' آزادی ذات' آزادی اظہار رائے' آزادی نقل و حرکت' آزادی اجتماع' آزادی اکتساب رزق' ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

۹ .... مسلمہ اسلامی فرقوں کو حدود و قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہو گی' انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق ہو گا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کر سکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذاہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہو گا کہ انہیں کے قاضی یہ فیصلے کریں۔

۱۰ .... غیر مسلم باشندگان مملکت حدود و قانون کے اندر مذہب تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہو گی۔ اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہو گا۔

۱۱ .... غیر مسلم باشندگان مملکت سے حدود شرعیہ کے اندر جو معاہدات کئے گئے ہوں گے ان کی پابندی لازمی ہو گی اور جن حقوق شہری کا ذکر دفعہ نمبرے میں کیا گیا ہے ' ان میں غیر مسلم باشندگان ملک سب برابر کے شریک ہوں گے۔

۱۲ .... رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین صلاحیت اور اصابت رائے پر جمہور یا ان کے منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

۱۳ .... رئیس مملکت ہی نظم مملکت کا اصل ذمہ دار ہو گا' البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جزو کسی فرد یا جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

۱۴ .... رئیس مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں بلکہ شورائی ہوگی' یعنی وہ ارکان حکومت اور منتخب نمائندگان جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔

۱۵ .... رئیس مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہو گا کہ وہ دستور کو کلا یا جزوا معطل کر کے شوریٰ کے بغیر حکومت کرنے لگے۔

۱۶ .... جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہو گی وہی کثرت آرا سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہو گی۔

۱۷ .... رئیس مملکت شہری حقوق میں عامتہ المسلمین کے برابر ہو گا اور قانونی مواخذہ سے بالا تر نہ ہو گا۔

۱۸ .... ارکان و عمال حکومت اور عام شہریوں کے لئے ایک ہی قانون و ضابطہ ہو گا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اسے نافذ کریں گی۔

۱۹ .... محکمہ عدلیہ محکمہ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہو گا۔ تاکہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہیئت

انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

۲۰ .... ایسے افکار و نظریات کی تبلیغ و اشاعت ممنوع ہو گی جو مملکت اسلامی کے اساسی اصول و مبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔

۲۱ .... ملک کے مختلف ولایات و اقطاع مملکت واحدہ کے اجزاء انتظامی طور پر ہوں گے۔ ان کی حیثیت نسلی، لسانی یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں، بلکہ محض انتظامی علاقوں کی ہو گی جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکز کی سیاست کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہو گا، مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہو گا۔

۲۲ .... دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہو گی، جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

اسمائے گرامی حضرات شرکاء مجلس

(۱) (علامہ) سید سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا)

(۲) (مولانا) سید ابوالاعلیٰ مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

(۳) (مولانا) شمس الحق افغانی (وزیر معارف ۔ ریاست قلات)

(۴) (مولانا) محمد بدر عالم (استاذ الحدیث، دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد ۔ ٹنڈو الله یار سندھ)

(۵) مولانا احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد ۔ سندھ)

(۶) (مولانا) محمد عبدالحامد قادری بدایونی (صدر جمعیۃ العلماء پاکستان ۔ سندھ)

(۷) (مولانا) محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)

(۸) (مولانا) محمد ادریس (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ ۔ بہاولپور)

(۹) (مولانا) خیر محمد (مہتمم مدرسہ خیر المدارس ۔ ملتان شہر)

(۱۰) (مولانا مفتی) محمد حسن (مہتمم مدرسہ اشرفیہ، نیلا گنبد، لاہور)

(۱۱) (پیر صاحب) محمد امین الحسنات (مانکی شریف ۔ سرحد)

(۱۲) (مولانا) محمد یوسف بنوری (شیخ التفسیر، دارالعلوم الاسلامیہ، اشرف آباد ۔ سندھ)

(۱۳) (حاجی) خادم الاسلام محمد امین (المجاہد آباد، پشاور، صوبہ سرحد، خلیفہ حاجی ترنگ زئی)

(۱۴) (قاضی) عبدالصمد سربازاری (قاضی قلات۔ بلوچستان)

(۱۵) (مولانا) اطہر علی (صدر عامل جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)

(۱۶) (مولانا) ابو جعفر محمد صالح (امیر جمعیۃ حزب اللہ ۔ مشرقی پاکستان)

(۱۷) (مولانا) راغب احسن (نائب صدر جمعیۃ العلماء اسلام، مشرقی پاکستان)

(۱۸) (مولانا) محمد حبیب الرحمٰن (نائب صدر جمعیۃ المدرسین، سرسینہ شریف ۔ مشرقی پاکستان)

(۱۹) (مولانا) محمد علی جالندھری (مجلس احرار اسلام، پاکستان)

(۲۰) (مولانا) داؤد غزنوی (صدر جمعیۃ اہلحدیث ۔ مغربی پاکستان)

(۲۱) (مفتی) جعفر حسین مجتہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام - مجلس دستور ساز پاکستان)

(۲۲) (مفتی حافظ) کفایت حسین مجتہد (ادارہ عالیہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان ' لاہور)

(۲۳) (مولانا) محمد اسماعیل (ناظم جمعیتہ اہلحدیث ' پاکستان 'گوجرانوالہ)

(۲۴) (مولانا) حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دارالہدیٰ ' ٹیڑھی خیرپور میرس)

(۲۵) مولانا) احمد علی (امیر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ - لاہور)

(۲۶) (مولانا) محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم - کھڈہ - کراچی)

(۲۷) (پروفیسر) عبدالخالق (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام ' مجلس دستور ساز ' پاکستان)

(۲۸) (مولانا) شمس الحق فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم - ڈھاکہ)

(۲۹) (مفتی) محمد صاحبداد عفی عنہ '(سندھ مدرستہ الاسلام - کراچی)

(۳۰) (مولانا) محمد ظفر احمد انصاری (سیکرٹری بورڈ آف تعلیمات اسلام ' مجلس دستور ساز ' پاکستان)

(۳۱) (پیر صاحب) محمد ہاشم مجددی (ٹنڈو سائیں داد ' سندھ)

بقیہ اسلامی نظریاتی کونسل کا تجویز کردہ ایکٹ

دفعہ ۱۵ ...... حرام کی کمائی پر پابندی

خلاف شریعت کاروبار کرنا اور حرام طریقوں سے دولت کمانا ممنوع ہو گا جو شخص اس کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو گا مستوجب سزا ہو گا (یہاں سزا متعین کی جائے گی) بشرطیکہ کسی دیگر قانون کے تحت یہ جرم مستوجب سزا نہ ہو۔

دفعہ ۱۶ ...... شہری بنیادی حقوق کا تحفظ

شق ۱۶ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے دستور میں ترمیم کے لئے رپورٹ میں شق ۱۶ کے تحت کونسل کی تجویز ملاحظہ کیجئے۔

جناب عبداللہ صاحب کو صدمہ

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ دنوں ادارہ الشریعۃ کے خصوصی معاون جناب محمد عبداللہ صاحب خوشنویس کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین کرام ان کی بخشش کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔ ادارہ انکے غم میں برابر کا شریک ہے